

صلیب سے ایک التجا

نمبر 3558

ایک وعظ

جمعرات، 5 اپریل، 1917 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ سپرجن کے ذریعہ پیش کیا گیا

میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوینگٹن میں

خداوند کے دن کی شام، 29 جنوری، 1871 کو

"اے باپ، انہیں معاف کر، کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔"

لوقا 23:34

اے خدا کے بندے، وہاں گلگوتھا پر سورج کے نیچے کسی اور جگہ سے زیادہ روشن روشنی ہے۔ جو شخص بار بار گلگوتھا\*\* کی طرف رجوع کرتا ہے، اگر اس کا دل درست ہو، تو وہ حکمت حاصل کرتا ہے۔ یہ مقدسین کی یونیورسٹی ہے۔ جو شخص گناہ کو جاننا چاہے۔ اس کی شدت، اس کی سزا۔ اسے ابن خدا کو گناہ کی تطہیر کے لیے شریعت کے پھانسی کے درخت پر مرنا دیکھنا ضروری ہے۔ جو شخص محبت کو جاننا چاہے۔ وہ محبت جو کئی پانیوں سے نہیں بجھتی اور جسے سیلاب غرق نہیں کر سکتے۔ اسے یہ محبت نجات دہندہ کے چہرے میں یا اگر آپ چاہیں تو نجات دہندہ کے دل میں سرخ خطوط میں لکھی ہوئی دکھائی دے گی، جسے نیزے نے چھیدا تھا۔ جو شخص یہ جاننا چاہے کہ کس طرح اپنے گناہوں کی معافی حاصل کی جائے، اسے صلیب کی طرف جانا ضروری ہے۔ وہاں، اور صرف وہاں، وہ راستہ دکھائی دیتا ہے جس سے گناہ معاف ہو سکتا ہے اور گناہ گار خدا کے ساتھ قبول ہو سکتا ہے، اور جو وہاں معافی پاتا ہے، وہ اگر چاہے تو اپنے بھائیوں کی مدد کر سکتا ہے اور انہیں بھی اسی حالت میں لے آ سکتا ہے، اسے خود صلیب کے قریب رہنا ضروری ہے، تاکہ وہ اس کے بارے میں بہت کچھ کہہ سکے اور اس کی قوت میں آدمیوں کے بیٹوں کو قائل کر سکے اور کامیاب ہو سکے۔ صلیب پر ٹھہرو، پیارے، وہاں ایسی کوئی ہوا نہیں جو اتنی تندرست اور زندگی دینے والی ہو جتنی کہ وہاں کی ہو۔ وہاں تمہاری امید کی پیدائش کی جگہ

ہے، وہاں اس کی مقامی ہوا ہے، وہاں تمہاری خوشی کا عروج ہے۔ ایک مصلوب نجات دہندہ پر جیو جیسے کہ تم ایک مصلوب نجات دہندہ کے ذریعہ جیتے ہو۔ اور اب یہ کلمہ جو ہم گلگوتھا پر سنتے ہیں، ہمارے نجات دہندہ کا پہلا کلمہ جب وہ صلیب پر لگایا گیا۔ یہ کلمہ میں نہ تو کھوجنے کی کوشش کروں گا، اور نہ اس کے گہرے مفہوم میں جاؤں گا، بلکہ میں اس کے سطحی پہلو کو چھونے کی کوشش کروں گا، جیسے ایک کے بعد ایک جملہ کہوں گا، جو میرے ذہن میں آ رہے ہیں جب میں ہمارے خداوند کی اس غمگین آہ کو سنتا ہوں، "اے باپ، انہیں معاف کر دے، کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔" میں فرض کرتا ہوں کہ یہاں موجود ہیں، اور مجھے ڈر نہیں کہ اسے فرض کرنا نہ پڑے، بہت سے وہ لوگ جو ابھی تک معاف نہیں ہوئے، خدا سے صلح نہیں کی۔ کیا تم میرے ساتھ گلگوتھا کی زیارت پر جاؤ گے؟ کیا تم اپنے نجات دہندہ کو دیکھو گے؟ وہ ابھی موت کے پہاڑ کی طرف آ رہا ہے، انہوں نے اسے اس کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ وہاں صلیب ہے، جلاؤں نے اس کے ہاتھوں اور پیروں کو کھینچ لیا ہے، انہوں نے کیلیں نکال کر اس کے ہاتھوں اور پیروں میں ٹھونک دی ہیں۔ وہ لکڑی سے جڑ چکا ہے، اور اب جیسے ہی وہ اسے اوپر اٹھا رہے ہیں، جب تک یہ زمین میں نہیں ٹوٹتا، تم اسے دوبارہ یہ کہتے ہوئے سنتے ہو، "اے باپ، انہیں معاف کر دے، کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔" میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے کچھ سبق سیکھو۔ اور پہلا سبق یہ ہوگا۔"

مسیحا کی گنہگاروں سے محبت

یہ اُس کا آخری وقت ہے، لیکن پھر بھی اُس کی سوچ اُنہی کے لیے ہے۔ اُس نے اپنی صحت اور قوت میں اُنہیں تلاش کیا۔ وہ بھلا کرنے کے لیے نکلا، باغیوں کو ڈھونڈنے اور بچانے آیا، اور اُس نے اپنی فعال زندگی اُن کی خدمت میں گزار دی۔ اب وہ مرنے کے قریب ہے، لیکن موت میں بھی اُس کی غالب محبت کی روح قائم ہے۔ وہ گنہگاروں کو اب بھی تلاش کر رہا ہے، اور اگر وہ مزید تبلیغ نہیں کر سکتا، تو دعا تو کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ اُن سے براہ راست بات نہیں کرے گا، تو خدا سے اُن کے لیے التجا کرے گا، اور اس طرح ظاہر کرے گا کہ اُس کے دل کا رجحان کس جانب ہے، اُس دعا کے ذریعے جو اُس نے اُن کے لیے کی "جنہوں نے اُسے صلیب پر کیلوں سے جڑا،" اے باپ! انہیں معاف کر دے کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔

وہ تیس سال اُن کے درمیان رہا، اور اُس کی پاکیزہ روح کو اُن سے بہت اذیت پہنچی۔ اُس نے اپنے خلاف گنہگاروں کے تضاد کو برداشت کیا، لیکن دیکھو! اُس نے اُنہیں رد نہیں کیا، اُس نے اپنی محبت کو غضب میں نہیں بدلا۔ وہ اُن سے تنگ نہیں ہوا، بلکہ اب بھی دعا کر رہا ہے، "اے باپ! انہیں معاف کر دے۔" یہ کیسی محبت ہے! کوئی تصور کر سکتا ہے کہ اُس وقت کا درد اُس کے دل کو دوسروں سے غافل کر دیتا، اور اُس کی دعا اپنی ذات کے لیے ہوتی کہ اُسے صبر دیا جائے، اور قوت برقرار رہے۔ لیکن نہیں، اپنے آپ کو بھلا کر اُس کی تمام فکر اب بھی اُن کے لیے ہے جنہیں وہ ڈھونڈ رہا ہے۔ انسانوں کے گنہگار بیٹے۔

جیسے ایک تیر کمان سے اس قوت سے چھوڑا جائے کہ وہ سیدھا اپنے ہدف کی جانب دوڑے، ویسے ہی اُس کی پوری طاقت اور روح گنہگاروں کی نجات کے نشانے کی جانب دوڑتی ہے۔ ایک ہی چیز، ایک ہی مقصد اُس کے سامنے ہے، اور وہ یہ ہے کہ وہ اُن کی بھلائی چاہتا ہے۔ اور میں پھر کہتا ہوں کہ اگر اب وہ اُن کے لیے فعال طور پر خدمت نہیں کر سکتا، تو اُن کے لیے دعا "ضرور کرتا ہے،" اے باپ! انہیں معاف کر دے۔

یہ ایک بات ہے کہ کسی سے دور رہ کر اُس کے لیے محبت رکھنا، اور اُس کی بھلائی کی خواہش رکھنا۔ لیکن ایک بالکل مختلف بات ہے کہ کسی کے ساتھ رہ کر اُسی محبت کو قائم رکھنا، اور ایک اور مشکل بات ہے کہ اُس شخص سے برے سلوک، تحقیر، اور نفرت کو سہنا، بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر اپنی موت اُس کے ہاتھوں سے پانا، اور پھر بھی اُس کے لیے دعا کرنا۔ لیکن مسیح کی محبت کی پائیداری ایسی ہے کہ اُسے کوئی چیز ہٹا نہیں سکتی۔

اُنہوں نے اُس کے چہرے پر تھوکا، لیکن پھر بھی وہ اُن کے لیے دعا کر رہا ہے۔ اُنہوں نے اُسے کوڑے مارے، اور اُس کو دردناک گلیوں میں گھسیٹا۔ بالآخر اُس کے ہاتھ اور پاؤں میں کیل ٹھونکے، اور اُسے صلیب پر لٹکا دیا۔ لیکن پھر بھی، کوئی چیز اُس کی محبت کی روشنی کو کم نہیں کر سکتی۔ نہ اُس کے دل کی خواہش کو اُن سے موڑ سکتی ہے۔ وہ اب بھی اُن کے لیے جیتا ہے، اُن کے لیے مرتا ہے۔ "اے باپ! انہیں معاف کر دے،" یہ نشانی اور ثبوت ہے کہ وہ اپنے اُس عظیم کام پر قائم ہے جو اُس نے شروع کیا تھا۔

اب، اے گنہگار، میں چاہتا ہوں کہ تُو اس سبق کو سیکھے۔ یہ ہے محبت! دیکھو، کیسی محبت! کیا تُو اس میں حصہ نہیں لے گا؟ تجھے کیا روکے ہوئے ہے؟ کیا تُو اپنے دل کو عمانوئیل سے دور رکھ سکتا ہے؟ کیا تُو اُس سے محبت کرنے سے انکار کر سکتا ہے، جو انسانوں کے بیٹوں کا ایسا پیارا محب ہے؟

اگر ہمارے دل پتھر یا اُس سے بھی بدتر نہ ہوتے، تو وہ یقیناً اس منظر سے پگھل جاتے—درخت پر اُس دعا کرتی محبت کو دیکھ کر۔ او، اے جان، اپنی سختی ختم کر دو۔ مسیح کے خون کا ایک قطرہ تیرے دل کو نرم کرے۔ اپنی بے پرواہی کو ختم کر دو۔ محبت کی ایک چنگاری تیرے دل کو اُس کے لیے روشن کرے۔ کیا تُو آنے سے ڈرتا ہے؟ اُس سے ڈر، جو گنہگاروں کے لیے مرا، محبت سے ڈر، رحم سے خوفزدہ ہو؟ اوہ! ایسا نہ کر، بلکہ آ، خوش آمدید، اور اپنا بھروسہ اُس پر رکھ، جو اپنی مرتی ہوئی سانس کے ساتھ اپنی محبت کی قوت کو ظاہر کرتا ہے، اور اپنے دشمنوں کے لیے دعا کرتا ہے۔

## II. محبت کا اظہار کیسے ہوتا ہے

یسوع نے اپنے آخری عظیم لمحے میں اپنی محبت کا کیسے ثبوت دیا؟ یہ دعا کے ذریعے تھا۔ محبت اپنی حقیقت کو دعا میں ظاہر کرتی ہے۔ صرف دعا محبت کا کافی ثبوت نہیں ہو سکتی، لیکن وہ جو مر کر دعا کرے، جس کی زندگی دعا ہو، اور جس کی موت دعا ہو، وہ اپنی محبت کو اپنی زندگی اور موت کے ساتھ اس فریاد میں زبانی اظہار کے ذریعے ثابت کرتا ہے: "اے باپ! انہیں معاف کر دے۔" اگر یسوع مسیح اپنی محبت کا ثبوت دینا چاہے تو وہ یہ آپ کے لیے دعا کے ذریعے دیتا ہے۔

غور کریں، دعا کی بے حد اہمیت پر۔ یہ صلیب کا پکا ہوا پہل ہے، اگر میں یوں کہوں تو یہ صلیب کا سنہری پہل ہے—دوسروں کے لیے شفاعتی دعا۔ اے گنہگار، دیکھو، تمہارے لیے دعا کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔ اگر یسوع دعا کرتا ہے اور اپنی محبت کو دعا کے ذریعے ظاہر کرتا ہے، اور زمین پر وہ مقدس جو تم سے محبت کرتے ہیں، تمہارے لیے دعا کرتے ہیں، تو یقیناً دعا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اپنے گھٹنے جھکاؤ، اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاؤ، اور اپنی روح کی گہرائیوں سے دعا کرو: "اے باپ! مجھے معاف کر دے۔ تیرا بیٹا دعا کرتا ہے، پس میں بھی دعا کرتا ہوں۔ وہ کہتا ہے، "اے باپ! انہیں معاف کر دے،" اور "میں دعا کرتا ہوں،" اے باپ! مجھے معاف کر دے۔

کیا یہ ہر گنہگار کو اپنے گھٹنوں پر نہ لے آئے؟ اگر لوگ ہوش میں ہوں تو کیا یہ نہ کرے؟ کیا گنہگاروں کے لیے دعا کرتے ہوئے مرتے مسیح کا منظر گنہگاروں کو دعا کرنے پر نہ لے آئے؟

اوہ! کون اپنے لیے دعا سے باز رہ سکتا ہے جب یسوع خود راستہ دکھاتا ہے؟ جب وہ کہتا ہے، "انہیں معاف کر دے،" تو کیا تم "امین" نہیں کہو گے؟ اوہ! تم یقیناً بربادی کے لائق ہو اگر تم اس دعا کرنے والے نجات دہندہ کی الہی شفاعت پر اپنی رضا ظاہر نہ کر سکو۔ اے گنہگار، میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ ابھی، اپنی روح کے راز میں دعا کرو، "اے باپ! مجھے معاف کر دے۔" "خداوند! مجھ گنہگار پر رحم فرما۔"

کیا کوئی عورت، کیا کوئی مرد ایسا نہیں جو ابھی یہ دعا کرے؟ تمہیں بولنے کی ضرورت نہیں، بس تمہارے ہونٹ ہل جائیں۔ لیکن اوہ! جب کہ آج رات یسوع مسیح تمہارے سامنے اُس دلکش حالت میں ظاہر کیا جا رہا ہے، ایک شفاعت کرنے والے کی حیثیت

سے، جو گنہگاروں کے لیے دعا کرتا ہے، میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ اپنے لیے دعا کرو۔ اور خدا کرے کہ آج رات تمہیں سکون کا جواب ملے، تمہاری معافی تمہاری روح کی تسلی کے لیے لکھی اور مہر بند ہو۔

اور اب اس مشاہدے کو چھوڑتے ہوئے، ہم آگے بڑھتے ہیں۔ ہم یسوع کی محبت کو دیکھتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ محبت دعا —میں کیسے ظاہر ہوتی ہے۔ اگلا دیکھیں

### III. نجات دہندہ کیا مانگتا ہے؟

نجات دہندہ معافی مانگتا ہے: "اے باپ! انہیں معاف کر دے۔" اگر نجات دہندہ ہم سب کے لیے یہاں دعا کرے، تو اسے اپنی دعا میں کوئی ترمیم کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ دعا اُن کے لیے موزوں تھی جنہوں نے اُسے صلیب پر میخوں سے جڑا۔ انہیں اپنے نجات دہندہ کے قتل کے لیے معافی کی ضرورت تھی۔ یہ اُس شور مچانے والی بھیڑ کے لیے بھی موزوں تھی، جنہوں نے کہا تھا، "اُسے صلیب دو، اُسے صلیب دو!" انہیں بھی اُس خون کے لیے معافی کی ضرورت تھی جو انہوں نے اپنے اوپر لیا، لیکن یہ "دعا یہاں موجود ہر ایک کے لیے یکساں موزوں ہے: "معاف کر دے۔"

کیا میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ اپنی گزری ہوئی زندگی پر نظر ڈالیں؟ کیا آپ بڑے گناہوں سے محفوظ رکھے گئے ہیں؟ اس کے لیے خدا کا شکر کریں، لیکن آپ کے دل کے گناہ، ذہن کے گناہ، زبان کے گناہ، ترک کرنے کے گناہ—کیا یہ سب کچھ نہیں؟ خدا کرے کہ آپ انہیں کچھ سمجھیں، اور آج رات یہ محسوس کریں کہ آپ کو جو درکار ہے، وہی ہے جو ایک واضح گناہگار کو درکار ہوتا ہے—آپ کو معافی چاہیے۔

اور اگر شاید یہاں کچھ ایسے ہوں جنہوں نے بڑے گناہوں میں اپنے ہاتھ بڑھائے ہوں، تو بھی، میرے بھائی، میری بہن، یہ دعا آپ کے لیے کسی ترمیم کی ضرورت نہیں رکھتی: "اے باپ! انہیں معاف کر دے۔"

اے باپ! انہیں معاف کر دے، "معافی سب کچھ ڈھانپ لیتی ہے۔ ایک شخص جب کسی رسید پر دستخط کرتا ہے، تو وہ نیچے اپنے نام کے ساتھ سب کچھ تصدیق کرتا ہے۔ چاہے وہ رسید دس ہزار روپے کی ہو یا دس پیسوں کی، تصدیق سب کچھ ڈھانپ لیتی ہے۔ اور جب یسوع اپنا وہ ہاتھ، جس پر میخوں کے نشانات ہیں، ہمارے گناہوں کے عظیم ریکارڈ پر رکھتا ہے، تو وہ خون سے سرخ لکیر کھینچ کر ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے، اور صفحے پر کوئی بھی گناہ باقی نہیں رہتا۔ "اگرچہ تمہارے گناہ قمری ہوں، تو وہ برف کی مانند سفید ہوں گے۔ اگرچہ وہ خون کی مانند سرخ ہوں، تو وہ اُون کی مانند ہو جائیں گے۔"

اوہ! اُس کلمہ کی عظمت: "معاف کیا گیا!" مبارک ہو خداوند یسوع، جس نے ایسی دعا کی۔ کیا آپ جانتے ہیں، مجھے نہیں لگتا کہ اس دعا کو یہاں موجود سب سے نیک انسان یا نیک عورت کے لیے بھی بدلا جائے۔ کیونکہ ہمارے بہترین اعمال بھی معافی کے محتاج ہوتے ہیں۔ جب آپ نے اپنی زندگی کی بہترین دعا کی ہو، تب بھی آپ خدا سے اُس دعا کو معاف کرنے کی درخواست کر سکتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنی زندگی کا بہترین وعظ دیا ہو، تو بھی آپ کو اُسے معاف کرانے کی ضرورت ہے، کیونکہ ہمارے پاکیزہ ترین اعمال میں بھی گناہ شامل ہوتا ہے۔

لہذا، معافی بہترین حالت میں بھی درکار ہے، اور بدترین حالت میں ہمیشہ ضروری ہے—آج درکار ہے، کل درکار ہے، اور زندگی بھر درکار ہے، اور اُس وقت بھی جب روح جسم کو چھوڑ دے۔ یہ برکت والی دعا، جو انسان کے وجود کی تمام جہتوں کو محیط ہے، جو بہت کچھ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے: "اے باپ! انہیں معاف کر دے۔" یہ وہ عظیم چیز ہے جو محبت مانگتی ہے، اُن کے لیے جن کے حق میں وہ شفاعت کرتی ہے۔

چہارم: نجات دہندہ کس کے لیے دعا کر رہا تھا؟  
"اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔"

یہ چھوٹا سا لفظ "انہیں" بظاہر مختصر ہے، لیکن اس میں گہرائی ہے۔ نجات دہندہ واضح ہے، مگر وہ اُن چار سپاہیوں کا نام نہیں لیتا جنہوں نے اُس کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل ٹھونکے تھے۔ نہیں، اُس کا مطلب وہ بھی تھے، لیکن وہ اُس سے زیادہ کو شامل کرتا ہے۔ وہ ان کے نام بھی نہیں لیتا جو ہجوم میں کھڑے گستاخی سے اُسے دیکھ رہے تھے—مگر وہ انہیں بھی شامل کرتا ہے۔ وہ اُن لوگوں کا بھی ذکر نہیں کرتا جو چلا رہے تھے، "اُسے صلیب دو، اُسے صلیب دو"—مگر اُس کا مطلب وہ بھی تھے۔

اُس نے یہ نہیں کہا، "اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر چکے ہیں"—کیونکہ یہ ایسا لگتا جیسے وہ صرف اُن گناہوں کے لیے دعا کر رہا ہو جو پہلے ہی ہو چکے تھے۔ اُس نے یہ بھی نہیں کہا، "اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کریں گے"—کیونکہ یہ ایسا لگتا جیسے وہ صرف اُن کے لیے دعا کر رہا ہو۔ بلکہ "اُس نے کہا، "اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔"

یہ الفاظ ایسے انداز میں کہے گئے ہیں کہ یہ دعا ماضی کے گناہوں پر بھی ہاتھ رکھتی ہے اور مستقبل کے گناہوں پر بھی، اور اُن سب کو اپنے اندر شامل کرتی ہے۔

کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔" یہ جملہ اتنا وسیع اور عمومی ہے کہ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ دعائیہ "کلمات ہر جگہ پھیلتے ہیں۔" اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ تو پھر، وہ کون ہیں جو اس لفظ "انہیں" میں شامل ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ وہ ہر وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو شامل ہونے کے لیے تیار پاتا ہے۔ ہر وہ شخص جو محسوس کرتا ہے کہ وہ اس میں شامل ہے۔

کیا آپ نے مسیح کو قتل کیا؟ کیا آپ کے گناہوں نے اُسے موت کے حوالے کیا؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے گناہوں نے اُسے صلیب پر کیل ٹھونکنے پر مجبور کیا؟ اگر آپ نے یہ جانا کہ یہ سچ ہے، تو جب یسوع نے کہا، "اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں،" تو وہ آپ کو اور مجھے بھی اس دعا میں شامل کر رہا تھا۔

پھر بھی، اس دعا میں ایک خاص بات موجود ہے۔ وہ کسی کو خارج نہیں کرتا، لیکن وہ کچھ کو خاص طور پر شامل کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دعا اُن کے لیے ہے جو نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کیا آپ خود کو وہاں شامل کر سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں موجود اکثر لوگ کر سکتے ہیں۔

تاہم، کچھ ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے، "ایک گناہ موت کے لیے ہے۔" اُن کے لیے دعا نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ ایک خوفناک حقیقت ہے، مگر یہ خدا کے کلام کا حصہ ہے۔ مثال کے طور پر، یسوع نے محسوس کیا کہ اُس کے ارد گرد موجود زیادہ تر لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

بیشتر لوگ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ خدا کے بیٹے کو قتل کر رہے ہیں۔ اگر وہ جانتے، تو وہ ایسا نہ کرتے، کیونکہ وہ "جلال کے خداوند" کو صلیب نہ دیتے۔ اُن میں سے زیادہ تر یہ جانتے تھے کہ وہ ایک راستباز شخص کو قتل کر رہے ہیں، اور وہ یقیناً محسوس کرتے تھے کہ وہ کچھ غلط کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ مسیحا اور خدا کے بیٹے کو صلیب دے رہے ہیں، ورنہ اُن میں سے زیادہ تر اپنے ہاتھ روک لیتے۔

اب گو کہ میں نے روشنی اور علم کے خلاف گناہ کیا ہے، اور تم نے بھی، اے میرے بھائیو، لیکن اپنے گزشتہ گناہوں میں ہم نے جان بوجھ کر مسیح کو قتل کرنے کا ارادہ نہ کیا۔ ہم نے شیطان کی طرح بدنیتی سے خدا اور مسیح کی بادشاہی کو گرانے کی خواہش نہ کی۔ خدا کا شکر ہو، اُس نے ہمیں اس سے محفوظ رکھا۔ ہم بہت دور گئے، بہت ہی زیادہ، خوفناک حد تک، لیکن روکنے والی فضل نے ہمیں اُس سے باز رکھا، اور نجات دہندہ نے اپنی دعا میں ایسے لوگوں کو شامل کیا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ اُس نے اُنہیں خارج کر دیا جنہوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا، لیکن اُس نے خاص طور پر اُنہیں شامل کیا جنہوں نے نہیں جانا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔ جن کا گناہ بڑی حد تک لاعلمی کے پردے میں چھپا ہوا تھا۔ اُس نے فرمایا: "اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔" یہ محبت کی دعا اندھیرے اور لاعلمی میں گناہ کرنے والے بے شمار گنہگاروں کے لیے پیش کی گئی، جو گناہ کر چکے تھے، لیکن جنہیں جان بوجھ کر، ارادے کے ساتھ، بدنیتی سے خدا کے بیٹے کو صلیب دینے اور اُسے شرمندہ کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔

اب میں چاہتا ہوں کہ تم غور کرو کہ اس محبت کی دعا میں کیا ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں ایک بات ہے جو کبھی فراموش نہیں کی جانی چاہیے: "اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔" دیکھو، یہ دعا، حتیٰ کہ صبر کرنے والے، محبت کرنے والے، اور نرم دل نجات دہندہ کی، جو اُن کے لیے دعا کر رہا ہے، جن کے لیے وہ سفارش کر رہا ہے، یہ اعتراف کرتی ہے کہ وہ جو لاعلمی میں گناہ کرتے ہیں انہیں بھی معافی کی ضرورت ہے۔

کچھ لوگوں نے سوچا ہے، "اگر مجھے پوری طرح معلوم نہیں تھا کہ یہ گناہ ہے، تو یہ گناہ نہیں تھا۔" آہ! ایسا نہیں ہے! یہ گناہ تھا، کیونکہ مسیح نے اُس کی معافی کی دعا کی۔ اگر میں نے وہ کیا جو میں پوری طرح نہیں سمجھ سکا، پھر بھی غلط کیا، تو مجھے اُس غلطی سے معافی کی ضرورت ہے، کیونکہ لاعلمی قانون کے خلاف ورزی کرنے والے کو مجرم ہونے سے نہیں بچاتی۔

جیسا کہ تم جانتے ہو، اے میرے بھائیو، انسانی قانون، زمین کا قانون—مثال کے طور پر—کبھی لاعلمی کو قانون کی خلاف ورزی کے لیے مکمل بہانے کے طور پر قبول نہیں کرتا۔ انگلینڈ کے قوانین ہمیشہ فرض کرتے ہیں کہ ہر شخص قانون جانتا ہے۔ قانون بنایا گیا، یہ ایک عوامی قانون ہے، اور جو اسے توڑتا ہے وہ مجسٹریٹ کے سامنے یہ کہہ کر پیش نہیں ہو سکتا، "مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ قانون ہے، آپ مجھے رہا کریں۔"

اگر نجات دہندہ اپنی لامحدود رحمت میں فرماتا ہے: "اے باپ! انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں،" تو یہ ایک درخواست تھی—یقیناً، قانونی درخواست نہیں۔ سینا کا قانون اس کے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا، کیونکہ سینا "کہتا ہے،" اگر تم نہیں جانتے تو تمہیں جاننا چاہیے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ تم غور کرو کہ اگرچہ میں نے بچپن اور جوانی میں گناہ کیا اور پوری طرح نہیں جانتا تھا کہ گناہ کا مطلب کیا ہے، اور اگرچہ خاص طور پر میں نے نہیں جانا کہ میں مسیح کو صلیب دے رہا ہوں، تو بھی خدا کے سامنے میرا جرم وہی ہے، اور مجھے اُس کے لیے معافی کی ضرورت ہے، ورنہ وہ میرے کھاتے میں لکھا جائے گا، اور میں سزا پاؤں گا، کیونکہ خدا کے قانون کی استقامت یقینی ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ نجات دہندہ یہ فرماتا: "اے باپ! انہیں معاف کر دے" اگر یہ غلط نہ ہوتا؟ اُس نے کبھی بے معنی دعا نہیں کی۔ دعا "معاف کر" بذاتِ خود ایک جملہ ہے، جو ہمیں سکھاتا ہے کہ لاعلمی کے گناہ بھی گناہ ہیں۔

اے میرے عزیز سامعین، ہم میں سے کوئی بھی اپنے گناہ کی گہرائی اور شدت کو مکمل طور پر نہیں جانتا۔ یہاں سب سے زیادہ نرم دل شخص بھی اپنے گناہ کی سیابی کو پوری طرح نہیں سمجھ سکتا۔ کبھی کبھی میں ایسے لوگوں سے بات کرتا ہوں جو گناہ کے احساس میں مبتلا ہوتے ہیں اور وہ مجھے بتاتے ہیں کہ وہ کتنے خوفناک گنہگار ہیں، اور جب میں ان سے کہتا ہوں، "لیکن تم اپنے خیال سے دس گنا زیادہ بدتر ہو،" تو وہ کچھ حیران ہوتے ہیں۔ وہ شاید یہ ماننے کو تیار نہ ہوں، لیکن میں جرات سے کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ نرم دل تائب جو کبھی زندہ رہا ہو، اے میرے دوست، تم اپنے گناہ کی شدت کو نہیں سمجھ سکتے، اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ تم سمجھ سکو، اور نہ ہی میرا ماننا ہے کہ یہ سمجھنا ضروری ہے۔ جب تک تم اپنے گناہ کو اتنا جان لو کہ اسے نفرت کرو اور معافی کے لیے مسیح کی طرف دوڑو، وہی کافی ہے۔

لیکن، اوہ! وہ علم جو گناہ کی تمام گہرائیوں کو سمجھنے کے لیے ضروری ہوگا، وہ صلیب کے علم جیسا ہوگا، تمہیں گناہ کی لامحدود، بے پایاں شدت کو سمجھنے کے لیے مسیح کی طرح مرنا پڑے گا۔ اس کے لیے دعا مت کرو کہ تم سب کچھ جان لو، بلکہ یہ دعا کرو کہ خداوند تمہیں تلاش کرے اور تمہارے گناہوں کو معاف کرے۔ تمہیں معلوم نہ تھا کہ تم نے کتنے گناہ کیے، کتنے گناہ تمہاری نظر سے گزر گئے، جنہیں تم نے محسوس نہ کیا اور اس لیے خاص طور پر اقرار بھی نہ کر سکے۔ اس نجات دہندہ سے التجا کرو جس کی فریاد ہے: "اے باپ! انہیں معاف کر دے؛ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں،" کہ وہ تمہارے لیے اپنی ناقابلِ بیان اذیت کے ذریعے تمہارے ان دیکھے گناہوں کے لیے انجانی رحمت کی دعا کرے۔

یہ ایک حیرت انگیز دعا ہے، اور ہم اس پر زیادہ دیر تک نہیں رک سکتے۔  
**"ہم ایک اور بات پر غور کرتے ہیں: "اے باپ! انہیں معاف کر دے؛ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔"**

یہ دعا ہمیں خبردار کرتی ہے۔

میں نے اس پر غور کرنے میں بڑی خوشی محسوس کی، لیکن اسی کے ساتھ وہ خوشی تلخی کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ یہاں ایک ایسی وارننگ ہے: "اے باپ! انہیں معاف کر دے؛ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔" یہ نہیں کہتا، جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، کہ اگر وہ جانتے، تو مسیح ان کے لیے دعا نہ کرتے، لیکن یہ ضرور اس کا اشارہ دیتا معلوم ہوتا ہے۔ پس منظر میں مجھے کچھ دکھائی دیتا ہے—نہیں، ہر وہ گناہ جو روشنی کے خلاف کیا جائے ناقابلِ معافی نہیں ہے، خدا کا شکر ہے کہ ایسا نہیں، لیکن کچھ گناہ جو روشنی اور علم کے خلاف کیے جاتے ہیں، دل کو اس قدر سخت کر دیتے ہیں کہ وہ شخص کبھی توبہ نہیں کرتا، کبھی نہیں کرے گا، اور وہ سخت دل فولاد کی مانند جہنم میں جائے گا۔ اور مجھے خوف ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگ ایسا گناہ کرنے کے قریب ہیں۔

جنہوں نے انجیل کبھی نہیں سنی، وہ آسانی سے یہ گناہ نہیں کر سکتے، جب تک کہ ان کا ضمیر شدید طور پر پامال نہ ہو، لیکن آپ میں سے کچھ، جو انجیل کے بارہا سننے والے ہیں، اور شاید کبھی مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے تھے، جنہوں نے جان بوجھ کر غلط راستہ چنا، اور اپنی کردار کو شراب، دولت یا ہوس کے لیے قربان کیا—میں نہیں کہتا کہ آپ اس حد کو پار کر چکے ہیں، لیکن جب میں اس آیت کی گونج سنتا ہوں، "گناہ موت کی طرف ہے، میں نہیں کہتا کہ تم اس کے لیے دعا کرو،" تو مجھے خوف ہوتا ہے۔ اور جب میں مالک کے الفاظ سنتا ہوں، "اے باپ! انہیں معاف کر دے؛ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں،" تو یہ مجھے جھنجھوڑ دیتا ہے۔

لیکن ایسے لوگ جو جانتے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں، انہوں نے جان بوجھ کر کیا، بار بار کیا، شاید وہ رب کے دستر خوان پر بھی گئے اور پھر اپنی نجاست کی طرف لوٹ گئے، عوام میں کھڑے ہو کر، اور پھر اپنی گندگی کی طرف واپس لوٹ گئے، جان بوجھ کر۔ اوہ انسان، شاید تم نے سڑک پر کھڑے ہو کر اپنے دل میں کہا ہو، "اب کیا ہو؟ میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے خدا کی خدمت کے لیے بلایا جا رہا ہے، لیکن میں اپنی محبوب خواہش کو کیسے چھوڑ دوں؟" انسان کی زندگی میں ایک وقت آتا ہے جب اگر وہ جان بوجھ کر غلط کو چنتا ہے، جانتے ہوئے کہ وہ غلط ہے، روشنی اس کی آنکھوں کے سامنے چمک رہی ہو، پھر بھی

وہ جان بوجھ کر مسیح، جنت، اور معافی کو ترک کرتا ہے، جہنم اور اپنے فریب کو چنتا ہے۔ اور مجھے خوف ہے کہ اس وقت سے اس کے موت کے وارنٹ پر مہر لگ جاتی ہے، اور وہ کبھی پلٹتا نہیں۔

لیکن، میں یہاں ختم نہیں کر سکتا۔ یہ آیت تنبیہ کرتی ہے، لیکن یہ دل بھی موہ لیتی ہے۔ یہ خاص طور پر جابلوں کو دعوت دیتی ہے! "اے باپ! انہیں معاف کر دے؛ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔" اوہ! آپ میں سے کچھ آج رات یہاں آئے ہیں، جو شاید انجیل کو اکثر نہیں سنتے۔ آپ گناہ کی زندگی گزار رہے تھے، آپ جانتے تھے کہ یہ گناہ ہے، لیکن آپ نہیں جانتے تھے کہ آپ مسیح کو صلیب پر کیل ٹھوک رہے تھے۔ آپ نے اپنی خوشی تلاش کی، اپنی تسکین کو تلاش کیا۔ آپ بہت قصور وار ہیں، آپ نے بے فکری، خدا سے دوری، اور مسیح کے بغیر زندگی گزاری، لیکن پھر بھی آپ نے خدا کے خلاف گناہ کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا کہ وہ مسیح کو مصلوب کرے۔ اب آپ دیکھتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیا، اب آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ اس کے قصور وار ہیں، لیکن آپ کے پاس وہ روشنی نہ تھی جو اب آپ کے پاس ہے۔

پھر یسوع فرماتے ہیں، "میرے پاس آؤ، میرے پاس آؤ، میری دعا آسمان میں تمہارے لیے جاتی ہے، اے جابل، گناہگار، لیکن روشنی کے بغیر۔ یسوع شفاعت کرتا ہے۔ اوہ! اپنی دعا یسوع کی دعا کے ساتھ جوڑو اور کہو، "اے باپ! اپنے جابل بچے کو معاف کر دے، اپنے گناہگار، سرکش بچے کو معاف کر دے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں نہیں جانتا تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں، لیکن مسیح میرے لیے یہ دلیل دیتا ہے۔ میں دلیل دیتا ہوں کہ یسوع نے اپنی جان دی۔ اوہ! اس کے خاطر، رحم فرما۔ اس کے ہاتھوں اور "پیروں سے ٹپکتے خون کو سن، سن، اور میری شفاعت کر، اے باپ! معاف کر دے۔"

اوہ! اگر تم خداوند کو تلاش کرو گے، تم اسے پا لو گے۔ اگر تم صلیب پر اس پر اپنی آنکھ ڈال دو گے، تم زندہ رہو گے۔ جو کوئی تم میں سے آج رات یہاں موجود ہے، اگر وہ اس پر بھروسہ کرے، تو وہ اسے مکمل اور مکمل بچانے والا پائے گا۔ اوہ! آؤ اور خوش آمدید، آؤ اور خوش آمدید، اور خدا عطا کرے کہ تم آج رات آ جاؤ۔

لیکن اگر تمہارے کان اس کی رحمت کی زبان کو رد کرتے ہیں،  
اور دل ضدی یہودیوں کی مانند سخت ہو جاتے ہیں،  
خداوند انتقام میں لپٹا ہاتھ اٹھائے گا،  
اور قسم کھائے گا،  
تم جو میرے وعدہ شدہ آرام کو حقیر جانتے ہو،  
اس میں کوئی حصہ نہ پاؤ گے۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ سپرجن  
متی ۲۷:۴۹-۴۹

آیت ۳۲:

اور جب وہ باہر جا رہے تھے تو انہوں نے کرینی شہر کا ایک آدمی پایا، جس کا نام شمعون تھا؛ اُسے انہوں نے مجبور کیا کہ "وہ اُس کی صلیب اٹھائے۔"

شاید انہیں یہ اندیشہ تھا کہ مسیح تھکن کے باعث راستے میں ہی وفات نہ پا جائے، اس لیے انہوں نے شمعون کو مجبور کیا کہ وہ صلیب اٹھائے۔ مسیح کے کسی بھی پیروکار کی خواہش ہو سکتی تھی کہ وہ شمعون کرینی کی جگہ ہوتا، لیکن ہمیں اُس سے حسد کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ہر ایک کے لیے ایک صلیب ہے۔

اے کاش! ہم بھی مسیح کی صلیب اٹھانے کے لیے اتنے ہی رضامند ہوتے جتنا مسیح ہمارے گناہوں کو اپنی صلیب پر اٹھانے کے لیے تھے۔ اگر ہمیں مسیح کی خاطر یا انجیل کے سبب کسی ظلم یا طعن و تشنیع کا سامنا ہو تو ہمیں خوشی سے اسے برداشت کرنا چاہیے۔ جیسے بادشاہ کی تلوار کے وار سے سپاہی کو شہزادہ بنایا جاتا ہے، ویسے ہی ہم بھی مسیح کی سلطنت میں شہزادے بنیں گے جب وہ اپنی صلیب ہمارے کندھوں پر رکھے گا۔

آیات ۳۳-۳۴:

اور جب وہ اُس جگہ پہنچے جو گلگتھا کہلاتی ہے، یعنی کھوپڑی کی جگہ، تو انہوں نے اُسے پینے کے لئے سرکا گردوں سے "ملا کر دیا، اور جب اُس نے اُسے چکھا تو نہ پیا۔"

گلگتھا وہ عام جگہ تھی جہاں مجرموں کو سزائے موت دی جاتی تھی، یروشلیم کے دروازے کے باہر ایک مقام، جو شہر کا "تانبہ" یا "اولڈ بیل" کہلایا جا سکتا ہے۔ مسیح کے دروازے کے باہر دُکھ سہنے کا ایک علامتی مطلب تھا، اور اُن کے

پیروکاروں کو تاکید کی گئی کہ "خیمہ کے باہر اُس کے پاس جا کر اُس کی ملامت اُٹھائیں" (عبرانیوں ۱۱:۱۳-۱۳)۔ محکوموں کو ایک سرور دینے والا مشروب دیا جاتا تھا تاکہ مصلوب ہونے کی اذیت کچھ کم ہو سکے، لیکن ہمارے خداوند تکلیف جھیلنے آئے تھے اور انہوں نے کچھ بھی پینے سے انکار کر دیا جو اُن کے حواس پر کسی طرح بھی اثر ڈال سکے۔ انہوں نے اپنے ساتھ کے دکھ سہنے والوں کو یہ سرکہ اور گڑوں سے ملا ہوا مشروب پینے سے منع نہ کیا، لیکن خود اُس سے انکار کیا۔

یسوع نے اس مشروب کو اس کی تلخی کی وجہ سے رد نہیں کیا، کیونکہ وہ اپنی قوم کے لئے غضب کا وہ تلخ پیالہ پینے کو تیار تھے، یہاں تک کہ اُس کے انتہائی بھیانک کڑوے گھونٹ بھی۔

آیت ۳۵:

اور انہوں نے اُسے مصلوب کیا، اور اُس کے کپڑے آپس میں بانٹ لئے، اور قرعہ ڈالا تاکہ وہ پورا ہو جو نبی کی معرفت کہا "گیا تھا، انہوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹے، اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالا۔" اُس مختصر جملے "اور انہوں نے اُسے مصلوب کیا" میں بے حد گہرائی ہے۔ انہوں نے لوبے کے کیل اُس کے مبارک ہاتھوں اور پیروں میں ٹھونک دیے، اُسے صلیب پر جکڑ دیا، اور اُسے وہاں لٹکا دیا، ایک ایسے پھانسی کے تختے پر جو عادی مجرموں کے لئے مخصوص تھا۔ ہم شاید پورے طور پر اُس اذیت کا تصور بھی نہ کر سکیں جو مصلوب ہونے کا مطلب تھا، لیکن ہم فیبر کی دُعا میں شامل ہو سکتے ہیں، اے یسوع خداوند! ہمیں محبت اور رونا سکھا، "کیونکہ تُو ہمارے لئے مصلوب ہوا۔" اُس وقت سب کچھ پورا ہو گیا جو ہمارے خداوند نے باب ۱۷:۲۰-۱۹ میں پیشگوئی کی تھی، سوائے اُس کے جی اُٹھنے کے، جس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا۔

مجرموں کے کپڑے جلادوں کی ملکیت تصور کیے جاتے تھے۔ جن رومی سپاہیوں نے مسیح کو مصلوب کیا، اُن کا مقصد کلام کو پورا کرنا نہیں تھا جب انہوں نے اُس کے کپڑے بانٹے اور قرعہ ڈالا، لیکن اُن کا عمل ٹھیک وہی تھا جو زیور ۲۲:۱۸ میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ بغیر سیون کا لباس پہاڑنے سے خراب ہو جاتا، اس لیے سپاہیوں نے اُس پر قرعہ ڈالا، جبکہ دوسرے کپڑے آپس میں بانٹ لئے۔

وہ جوئے کے کھیل کے ذریعے اُس کے لباس کے لئے جھگڑ رہے تھے، جب کہ وہ صلیب کے نیچے، مسیح کے خون سے قریب قریب آلودہ ہو رہے تھے۔ پھر بھی، وہ کھیلتے رہے۔ جُو سخت دلی پیدا کرنے والی تمام برائیوں میں سب سے زیادہ سخت ہے۔ اس سے ہر حالت میں بچو! مسیحی کسی بھی شکل میں جوا نہ کھیلیں، کیونکہ مسیح کے خون نے اُن سب پر جیسے اپنے نشان چھوڑ دیے ہیں۔

آیت ۳۶:

"اور وہاں بیٹھے ہوئے اُس کو دیکھتے رہے۔"

کچھ اُسے تجسس سے دیکھ رہے تھے، کچھ یہ یقین کرنے کے لیے کہ وہ واقعی مر گیا ہے، اور کچھ اپنے سنگدلانہ جذبات کو اُس کی تکلیفوں سے خوش کر رہے تھے۔ لیکن ایسے بھی تھے جو صلیب کے قریب کھڑے، روتے اور ماتم کرتے تھے، اور جیسے تلوار اُن کے اپنے دلوں کو چھید رہی ہو، جبکہ ابنِ آدم موت کی اذیت میں مبتلا تھا۔

آیت ۳۷:

"اور اُس کے سر کے اوپر یہ الزام لکھ کر لگا دیا، یہ یسوع یہودیوں کا بادشاہ ہے۔"

کتنی عجیب الہی تدبیر تھی جس نے پپلاطس کے قلم کو حرکت دی! رومی شہنشاہ کے نمائندے کے لیے یہ بہت غیر معمولی تھا کہ وہ کسی انسان کی بادشاہی کو تسلیم کرے، لیکن اُس نے جان بوجھ کر یہ لکھا، "یہ یسوع یہودیوں کا بادشاہ ہے"، اور کوئی بھی اُسے مجبور نہ کر سکا کہ وہ اپنے لکھے ہوئے کو بدل دے۔ یہاں تک کہ صلیب پر بھی، مسیح کو بادشاہ کے طور پر پیش کیا گیا، مقدس عبرانی، کلاسیکی یونانی، اور عام لاطینی زبانوں میں، تاکہ ہجوم میں موجود ہر شخص اُس تحریر کو پڑھ سکے۔

یہودی کب یسوع کو اپنا بادشاہ مانیں گے؟ وہ ایک دن ایسا کریں گے، جب وہ اُس پر نظر کریں گے جسے انہوں نے چھیدا تھا۔ شاید وہ مسیح کے بارے میں اُس وقت زیادہ سوچیں گے جب مسیحی اُن کے بارے میں زیادہ سوچیں گے۔ جب ہماری سخت دلی اُن کے خلاف ختم ہو جائے گی، تو ممکن ہے کہ اُن کی سخت دلی بھی مسیح کے خلاف ختم ہو جائے۔

آیت ۳۸:

"پھر دو ڈاکو اُس کے ساتھ مصلوب کیے گئے، ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔"

ایسا ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ مسیح کو اُن تینوں مجرموں میں سب سے زیادہ بدترین سمجھتے تھے، انہوں نے اُسے اُن دو ڈاکوؤں کے درمیان رکھا، اور اُس کے لیے بے عزتی کی جگہ منتخب کی۔ یوں وہ پیشگوئی پوری ہوئی، "وہ خطاکاروں میں گنا گیا۔"

وہ دونوں مجرم اپنی موت کے حقدار تھے، جیسا کہ اُن میں سے ایک نے اعتراف کیا (لوقا ۲۳: ۴۰-۴۱)، لیکن مسیح پر گناہ کا کہیں زیادہ بوجھ تھا، کیونکہ "اُس نے بہنوں کے گناہ اُٹھائے"، اور اسی لیے وہ صحیح طور پر دُکھ اُٹھانے والوں کے بادشاہ کے طور پر ممتاز تھا، جو واقعی پوچھ سکتا تھا "کیا کوئی غم میرے غم جیسا ہے؟"

آیات ۳۹-۴۰:

اور جو لوگ وہاں سے گزر رہے تھے، وہ اُس کا مذاق اُڑاتے ہوئے سر ہلا رہے تھے اور کہتے تھے، "تُو جو معبد کو تباہ کرتا" "بے اور تین دن میں اُسے بنا دیتا ہے، اپنے آپ کو بچا لے۔ اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب سے نیچے آ۔"

جب آدمی تکلیف میں ہو، تو اس سے زیادہ کچھ تکلیف دہ نہیں ہوتا جتنا کہ مذاق اڑانا۔ جب یسوع مسیح کو سب سے زیادہ ترس اور محبت کی ضرورت تھی، تو جو لوگ وہاں سے گزرے، وہ اُس کا مذاق اُڑاتے ہوئے سر ہلا رہے تھے۔ شاید مذاق کا سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ انسان کی سب سے سنجیدہ باتوں کو تمسخر کا نشانہ بنایا جائے، جیسے کہ ہمارے رب کے جسم کے معبد "کے بارے میں کہا گیا تھا،" تُو جو معبد کو تباہ کرتا ہے اور تین دن میں اُسے بنا دیتا ہے، اپنے آپ کو بچا لے۔

وہ خود کو بچا سکتے تھے، وہ صلیب سے نیچے آ سکتے تھے، لیکن اگر ایسا کرتے تو ہم کبھی خدا کے بیٹے نہ بن سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ خدا کے بیٹے تھے، اسی لیے وہ صلیب سے نیچے نہ آئے، بلکہ وہ وہاں اس لیے لٹکے رہے تاکہ اپنے لوگوں کے گناہوں کا فدیہ پورا کر سکیں۔ مسیح کی صلیب یعقوب کی سیڑھی ہے جس کے ذریعے ہم آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

یہ وہ آواز ہے جو آج سوسینیوں کی ہے، "صلیب سے نیچے آ، کفارہ دینے والی قربانی کو چھوڑ دے، اور ہم مسیحی بن جائیں گے۔" بہت سے لوگ یسوع پر ایمان لانے کو تیار ہیں، لیکن مصلوب شدہ یسوع پر نہیں۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اچھے آدمی اور بڑے معلم تھے، لیکن جب وہ اُس کے کفارے کے قربانی کو رد کرتے ہیں، تو وہ عملاً یسوع کو یسوع نہیں مانتے، جیسے یہ مذاق اڑانے والے گولگوتھا پر اُسے مذاق کا نشانہ بناتے تھے۔

آیات ۴۱-۴۳:

اسی طرح سردار کابن بھی، کتابیوں اور بزرگان کے ساتھ اُسے مذاق اُڑاتے ہوئے کہتے تھے، اُس نے دوسروں کو بچایا، خود کو نہیں بچا سکتا۔ اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے، تو اب صلیب سے نیچے آ جائے، اور ہم اُس پر ایمان لائیں گے۔ اُس نے خدا پر بھروسہ کیا، تو وہ اُسے اب بچا لے، اگر وہ اُسے پسند کرتا ہے؛ کیونکہ اُس نے کہا، میں خدا کا بیٹا ہوں۔

سردار کابنوں نے کتابیوں اور بزرگان کے ساتھ مل کر اپنی بڑی حیثیت اور مقام کو بھلا دیا اور مسیح کو اُس کی موت کی تکلیف میں مذاق کا نشانہ بنایا۔ ہر لفظ زہر کی طرح تھا، ہر حرف ہمارے رب کے دل میں پیوست ہو رہا تھا۔ "انہوں نے اُسے نجات دہندہ کے طور پر مذاق کا نشانہ بنایا،" اُس نے دوسروں کو بچایا، خود کو نہیں بچا سکتا۔ انہوں نے اُسے بادشاہ کے طور پر مذاق کا نشانہ بنایا، "اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے، تو اب صلیب سے نیچے آ جائے، اور ہم اُس پر ایمان لائیں گے۔" انہوں نے اُسے مومن کے طور پر مذاق کا نشانہ بنایا، "اُس نے خدا پر بھروسہ کیا، تو وہ اُسے اب بچا لے، اگر وہ اُسے پسند کرتا ہے۔" "انہوں نے اُسے خدا کے بیٹے کے طور پر مذاق کا نشانہ بنایا،" کیونکہ اُس نے کہا، میں خدا کا بیٹا ہوں۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ مسیح ایک اچھا آدمی تھا، وہ عملاً اُس کی خدائی کو تسلیم کرتے ہیں، کیونکہ اُس نے خود کو خدا کا بیٹا کہا۔ اگر وہ وہ نہیں تھے جو وہ دعویٰ کرتے تھے، تو وہ ایک دھوکہ دہی تھے۔ دیکھیں، مسیح کے سب سے بڑے دشمنوں نے جو "گواہی دی وہ یہ تھی: "اُس نے دوسروں کو بچایا،" "وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے" (ر۔ ب.)، "اُس نے خدا پر بھروسہ کیا۔"

آیت ۴۴:

"جو چور اُس کے ساتھ مصلوب کیے گئے تھے، وہ بھی اُسی طرح اُسے گالیاں دینے لگے۔"

جو لوگ اُس کی تکلیف میں شریک تھے، جو ذلت میں مصلوب کیے گئے تھے، وہ بھی یسوع کا مذاق اُڑانے میں شریک ہو گئے۔ کسی چیز کی کمی نہ تھی جو اُس کے دکھ اور شرمندگی کے پیالے کو بھر سکے۔ تائب چور کی تبدیلی اور بھی زیادہ قابلِ ذکر! اتنی کیونکہ وہ کچھ دیر پہلے تک اپنے نجات دہندہ کا مذاق اُڑانے والوں میں شامل تھا۔ وہ کس عظیم خدائی فضل کا نمونہ بن گیا



:آیت ۴۵

"اور چھٹے گھنٹے سے لے کر نویں گھنٹے تک سارے ملک میں اندھیرا چھا گیا۔"

کچھ لوگوں نے یہ سوچا کہ یہ اندھیرا پوری دنیا پر چھا گیا تھا، اور اس لیے ایک غیر قوم کے شخص نے یہ کہا، "یا تو دنیا ختم ہونے والی ہے، یا وہ خدا جو دنیا کا خالق ہے، تکلیف میں ہے۔"

یہ اندھیرا قدرتی نہیں تھا، یہ سورج کا گرہن نہیں تھا۔ سورج اب اپنے خالق کو نہیں دیکھ سکتا تھا، جو اُن کے مذاق کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ اس نے اپنا منہ چھپا لیا، اور گیارہ گنا اندھیرے میں سفر کیا، یہ بہت شرمندگی کی بات تھی کہ راستبازی کا بڑا سورج خود اتنے خوفناک اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

:آیت ۴۶

اور نویں گھنٹے کے قریب یسوع نے بلند آواز سے پکارا، اور کہا، ایللی، ایللی، لما سباختنی؟ یعنی، میرے خدا، میرے خدا، تو "نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

تاکہ مسیح کی قربانی مکمل ہو، خدا کو یہ پسند آیا کہ وہ اپنے پیارے بیٹے کو چھوڑ دے۔ گناہ مسیح پر ڈالا گیا تھا، اس لیے خدا کو گناہ کے بوجھ کو اٹھانے والے سے اپنا منہ موڑنا پڑا۔ اپنے خدا سے چھوڑا جانا مسیح کے غم کا عروج تھا، اس کی افسردگی کا اصل مرکز تھا۔ یہاں پر شہداء اور ان کے رب کے درمیان فرق دیکھیں، ان کی موت کی تکلیفوں میں ان کو خدا کی طرف سے طاقت دی گئی، لیکن یسوع، جو گناہگاروں کی جگہ تکلیف سہ رہا تھا، خدا سے چھوڑا گیا تھا۔ وہ مقدسین جنہوں نے محسوس کیا ہے کہ ایک لمحے کے لیے ہی سہی، اپنے والد کا چہرہ چھپتے ہوئے دیکھا ہو، وہ شاید کبھی یہ نہیں سمجھ پائیں گے کہ ہمارے نجات دہندہ سے وہ تکلیف کیسی تھی جس کے نتیجے میں اُس نے یہ درد بھری آواز نکالی، "میرے خدا، میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

:آیت ۷

"وہاں کھڑے بعض لوگوں نے جب یہ سنا، تو کہا، یہ شخص ایللیا کو پکار رہا ہے۔"

انہوں نے بہتر جانا، پھر بھی انہوں نے نجات دہندہ کی دعا کا مذاق اڑایا۔ بد نیتی، جان بوجھ کر، اور حقارت سے، انہوں نے اُس کی موت کی آواز کو ہنسی میں تبدیل کر دیا۔

:آیت ۴۸-۴۹

اور فوراً ان میں سے ایک دوڑ کر آیا، اور ایک اسفنج لیا، اور اُسے سرکہ سے بھر کر ایک نیزے پر رکھ کر اُسے پینے کے "لیے دیا۔ باقی لوگوں نے کہا، چھوڑو، دیکھیں، آیا ایللیا اُسے بچانے کے لیے آئے گا؟"

ایسا شخص جو یسوع کی طرح اتنی اذیت میں مبتلا ہو، وہ اپنی تکلیف کا ذکر کر سکتا تھا، لیکن یہ ضروری تھا کہ وہ یہ کہے، "مجھے پیاس لگی ہے"، تاکہ ایک اور آیت پوری ہو سکے۔ ان میں سے ایک، جو اپنے ساتھیوں سے زیادہ ہمدرد تھا، دوڑ کر آیا، اور ایک اسفنج لیا، اور اُسے سرکہ سے بھر کر، جو شاید سپاہیوں کے اپنے استعمال کے لیے لایا گیا تھا، ایک نیزے پر رکھ کر یسوع کو پینے کے لیے دیا۔

یہ ہمیشہ میرے لیے بہت عجیب لگتا ہے کہ اسفنج، جو جانوروں کی زندگی کی سب سے نیچی شکل ہے، کو مسیح کے ساتھ ملوث کیا گیا، جو تمام زندگیوں کا اعلیٰ ترین ہے۔ اُس کی موت میں ساری مخلوق کا چکر مکمل ہو گیا۔ جیسے اسفنج نے ہمارے مرنے والے رب کے لبوں کو راحت دی، ویسے ہی خدا کی مخلوق میں سے سب سے کمزور بھی اُس کی خدمت کر کے اسے راحت پہنچا سکتا ہے، اب کہ وہ صلیب سے اُٹھ کر تخت پر بیٹھ چکا ہے۔